کرے یا ان کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھے تو اس کی تعلیم و تلقین خود اس کی ذات کے توسیع کی مسلسل شکل بن کر خود شناسی اور آزادی کی سد راہ ہو جائے گی۔ صحیح قسم کے معلم کو ایسی رکاوٹوں سے کافی آگاہ رہنا چاہیے، تاکہ طلبہ کو صرف اپنی سند ہی سے نہیں بلکہ ان مشاغل سے بھی بچائے جو ان کو محصور کر دیتے ہیں۔

بدنصیبی سے جب کسی مسئلہ کو سمجھنے اور حل کرنے کا سوال اٹھتا ہے تو بیشتر اساتذہ طلبہ کو برابر کا شریک نہیں سمجھتے، وہ اپنے کو اونچا اور شاگرد کو نیچا قرار دے کر صرف ہدایت دیتے رہتے ہیں۔ اس قسم کا برتاؤ استاد و شاگرد دونوں میں خوف کو پختہ کر دیتا ہے۔ آخر ایسا نا مساوی رشتہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟ استاد خائف رہتا ہے کہ کہیں اس کی اصلیت نہ کھل جائے؟ کیا استاد طلبہ سے اپنی شان میں علحدگی اس خیال سے رکھتا ہے کہ اس کی اہمیت اور فضیلت برقرار رہے؟ فضیلت کی علحدگی قائم رکھنے سے جو دوری پیدا ہو جاتی ہے وہ کسی طرح ان رکاوٹوں کو نہیں ہٹا سکتی جو انسانوں کو جدا رکھتی ہیں۔ در حقیقت معلم اور طلبہ ایک دوسرے کو اپنی اپنی تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیتے رہتے ہیں۔ تعلقات سے تو ایک طرح کی باہمی تعلیم ہوتی رہنی چاہیے، چونکہ حصول علم و کامیابی اور نیز حوصلہ پرستی تحفظ کی برقراری کی غرض سے علیحدگی پیدا کر دیتی ہے۔ اس لیے رشک و عداوت کی بھی تولید ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ لازم ہے کہ ایسی دیواریں جو عموماً کھڑی کر لی جاتی ہیں،



ان کو اچھا استاد قطعی مسمار کر دے کیونکہ وہ دیواریں اسے مقید کیے ہوئے ہیں۔

قابل استاد تو دراصل پکا مذہبی انسان ہے، کیونکہ وہ اپنے کو ہر شخص کی تکمیل اور اس کی آزادی کے لیے وقف کیے رہتا ہے۔ اس کا کسی خاص فرقہ یا منظّم مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ عقائد اور رسمیات سے آزاد رہتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب محض واہمہ، خیال آرائیاں اور توہمات ہیں۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کا نتیجہ ہیں جنھوں نے ان عقائد اور رسوم کی تخلیق کی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ علم حق تب ہی حاصل ہوگا جب خود شناسی کے ذریعہ آزادی ملے۔ جن لوگوں کے پاس تعلیمی اسناد نہیں ہوتی ہیں وہ اکثر بہترین استاد ثابت ہوتے ہیں، اس لیے کہ وہ تجربہ کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ ماہر فن نہ ہونے کی وجہ سے ان کو سیکھنے اور زندگی کو سمجھنے کا شوق رہتا ہے۔ سچے استاد کے لیے تدریس کوئی مخصوص طریق کار یا ہنر نہیں، بلکہ دراصل ایک طرز زندگی ہے۔ ایک بڑے استاد فن کی طرح وہ بھی اپنے تخلیقی کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ چاہے اسے فاقہ کشی کرنی پڑے۔ جب تک کسی شخص میں علم عطا کرنے کی لگن نہ ہو اسے معلم نہیں بننا چاہیے، ہر شخص کے لیے یہ تحقیق کر لینا نہایت ضروری ہے کہ آیا اس میں تعلیم دینے کا قدرتی جوہر ہے یا نہیں۔ محض ذریعۂ معاش کے خیال سے استاد کے زمرے میں شامل ہو جانا نہایت غیر مناسب ہے۔ جب تک تعلیم دینا